ادائے تبسم

تاجدار مدنی صلے اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹیں

عالم فقری

دارالفقر پبلی کیشنز
اردو بازار - لاہور

حضور ﷺ کی ادائے تبسّم

عالم فقری

ناشر
دارالفقر پبلیکیشنز
لاہور

نام کتاب —— حضور ﷺ کی ادائے تبسم

مرتب —— عالم فقری

اشاعت —— 2000ء

تعداد —— 1100

پروف ریڈنگ —— شیخ نعیم احمد، جاوید رفیق

زیرِ نگرانی —— حاجی محمد آصف محمود

ہجویری سیل ڈپو بیڈن روڈ لاہور

کمپوزنگ —— ورڈز میکر لاہور

ملنے کا پتہ —— شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

پریس —— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت —— 15 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40 بی اُردو بازار لاہور

حسن ترتیب

۱- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف تبسم ہوتی تھی

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں اور آپ کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا جب میں آپ کو دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سرمہ لگائے بغیر سرگیں معلوم ہوتیں۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی ضحک)۔

۲- ایک صحابی کے طمع پر حضور کا تبسم فرمانا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خیبر کے دن مجھے چربی کا ایک تھیلا ملا جو میں نے قابو کر لیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو مجھے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد حدیث ۴۴۹۰)

۳- آپ صرف تبسم فرماتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کِھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آ جائے۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۰۲۵)

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبسم ریزی

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَاَیْتُ اَحَداً اَکْثَرَ تَبَسُّماً مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم ریزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی ضحک)

۵ - عادت تبسم

عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی مجھ سے حجاب نہیں فرمایا اور میں نے آپ کو صرف تبسم فرماتے ہوئے دیکھا۔ (شمائل ترمذی باب ماجاء فی ضحک)

۶ - حضور ﷺ کے تبسم کے بارے میں حضرت عائشہ کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِکاً حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَکَانَ اِذَا رَاٰی غَیْماً اَوْ رِیْحاً عُرِفَ فِیْ وَجْهِهٖ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ النَّاسَ اِذَارَاَوُالْغَیْمَ فَرِحُوْا رِجَآءَ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاکَ اِذَا رَاَیْتَهٗ عُرِفَ فِیْ وَجْهِکَ الْکَرَاهِیَةُ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ یُؤْمِنِّیْ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْهِ عَذَابٌ؟ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیْحِ وَقَدْرَاٰی قَوْمُ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔

زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف تبسم فرمانے کی حد تک ہنستے دیکھا ہے۔ آپ کبھی بھی اتنا نہ ہنستے تھے جس سے آپ کا گلا مبارک نظر آ جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ جب بادل کو دیکھتے تو آپ کے چہرۂ اقدس پر پریشانی نمایاں ہو جاتی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ جب بادل کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش برسے گی لیکن آپ کے چہرۂ اقدس پر پریشانی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ مجھے خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں بادل کی صورت میں عذاب نہ ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس بادل سے تو ہم پر بارش برسے گی۔ (بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۳۹)

۷۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عورتوں کا ڈرنے پر آپ کا تبسم فرمانا

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اِسْتَاذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یَّسْاَلْنَهٗ وَیَسْتَکْثِرْنَهٗ عَالِیَةً اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰی صَوْتِهٖ فَلَمَّا اِسْتَاذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ فَقَالَ اَضْحَکَ اللهُ سِنَّکَ یَارَسُوْلَ اللهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَآءِ الّٰتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ یَّهَبْنَ یَارَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْهِنَّ فَقَالَ یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ اِنَّکَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْهٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکاً فَجّاً اِلَّا سَلَکَ فَجّاً غَیْرَ فَجِّکَ۔

محمد بن سعد کے والد سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ آپ کے پاس اس وقت ازواج مطہرات میں سے قریشی عورتیں بھی موجود تھیں اور آپ سے اس بات کا مطالبہ کررہی تھیں کہ ان کے خرچے میں اضافہ کیا جائے۔ گفتگو کرنے میں ان کی آواز بلند تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ پردے کے پیچھے ہوگئیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آنے کی اجازت دیدی اور جب وہ داخل ہوئے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تبسم ریز ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو یہاں بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ پردے کے پیچھے جاکر چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیے تو یہ وہ آپ سے ڈریں پھر ان کی طرف متوجہ ہوکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اپنی جان سے دشمنی رکھنے والی عورتوں تم مجھ سے ڈرتی ہولیکن اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتی۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نرم نہیں ہیں بلکہ دبدبے اور سخت مزاج والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن خطاب مجھے اس ذات کی قسم ہے جو میری جان کا مالک ہے اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھ لے تو وہ بھی تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلے گا۔ (بخاری جلد سوم کتاب الادب باب تبسم وضحک حدیث ۱۰۱۹)

۸- حضرت رفاعہ کی بیوی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُوْلَ لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِىْ فَبَتَّ طَلَاقِىْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَامَعَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَاَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ

بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا اَبَابَكْرٍ اَلَا تَنْهٰى هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا يَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں سے روایت ہے۔ ایک عورت جو رفاعہ قرظی کی بیوی تھی۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جبکہ میں بھی آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ اس عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں رفاعہ کی بیوی تھی لیکن انہوں نے مجھے طلاق دے کر چھوڑ دیا اور جب طلاق کی عدت کی مدت پوری ہوگئی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کرلی اور بیشک خدا کی قسم یارسول اللہ وہ میرے ساتھ سونے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان کا حال میری چادر کے کنارے جیسا ہے۔

جب خالد بن سعید نے اس کی یہ بات سنی جو دروازے پر تھے اور جنہیں اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا اے ابوبکر! اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آواز بلند کررہی ہے۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے سوا کچھ نہ دیکھا کہ آپ تبسم ریز ہوگئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تمہارا ارادہ واپس رفاعہ کے پاس جانے کا ہے لیکن ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ جب تک عبدالرحمٰن تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو لہٰذا اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہوگیا۔ (بخاری جلد سوم کتاب لباس حدیث ۷۳۹)

۹- صحابہ کرام کے خوش ہونے پر آپ نے تبسم فرمایا

اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین بھیجا تا کہ وہ وہاں سے جزیے کا مال اکٹھا کر کے لائیں کیونکہ اہل بحرین سے صلح ہوگئی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ ایک دن حضرت ابوعبیدہ بحرین سے جزیے کا مال لے کر واپس آئے تو انصار کو ان کے آنے کی خبر ہوگئی تو اکثر انصار صبح کی نماز کے بعد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں جمع ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو آپ تبسم ریز ہوگئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں خبر ہوگئی ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آگئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا خوشی محسوس کرو۔ مجھے تمہارے بارے میں غربت کا ڈر نہیں ہے لیکن مجھے جو خوف تمہارے متعلق محسوس ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کا مال کشادہ ہوجائے گا جس طرح کہ پہلے لوگ آسودہ حال ہوگئے تھے اور تمہاری ساری توجہ دنیا کے مال کی طرف لگ جائے گی اور یہ دنیا تم کو اسی طرح ہلاک کردے گی جس طرح

کہ اس کثرت مال نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

(مسلم کتاب الزہد و رقاق حدیث ۷۲۹۴)

۱۰- ایک اعرابی کی دعا پر تبسم ریزی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَلَا تَغْفِرْ لِاَحَدٍ مَّعَنَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ وَلّٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَّ يَبُوْلُ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ اَنْ فَقُهَ فَقَامَ اِلَيَّ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ فَلَمْ يُؤَنِّبْ وَلَمْ يَسُبَّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيْهِ وَاِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَلِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَمَرَ بِسَجْلٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُفْرِغَ عَلٰى بَوْلِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اعرابی نے کہا اے اللہ میری اور میرے ساتھ اپنے رسول کی بھی مغفرت فرما اور کسی دوسرے کی مغفرت نہ کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اس دعا پر ہنس پڑے اور فرمایا کہ تو نے اللہ کی کشادگی کو تنگ کردیا ہے۔ پھر واپس جانے لگا تو مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ اس اعرابی کو جب معلوم ہوا کہ یہاں پیشاب نہیں کرنا چاہئے تھا تو وہ کہنے لگا کہ میری ماں اور میرا باپ آپ پر فدا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے نہ ڈانٹ پلائی ہے اور نہ ہی پیٹا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد پیشاب کرنے کیلئے نہیں ہوتی بلکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اسے اس پر بہا کر صاف کردیا۔ (ابن ماجہ جلد اول کتاب طہارت حدیث ۵۷۱)

۱۱- شراب کی سزا کا واقعہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقِّتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَاذٰى بَدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد (سزا) مقرر نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے شراب پی اور نشہ ہو گیا تو گرتا پڑتا اور لڑکھڑاتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب چل دیا۔ جب حضرت عباس کے مکان کے سامنے پہنچا تو جلدی سے اندر داخل ہو کر حضرت عباس کے پاس گیا اور اُن سے لپٹ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا گیا تو آپ نے تبسم ریزی فرمائی اور ارشاد ہوا کہ اُس نے ایسا کیا ہے؟ اور اس بارے میں کوئی حکم نہ فرمایا۔

(ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود باب حد قمر)

۱۲- حضرت انس کی ایک عادت پر حضور تبسم ریز ہو گئے

قَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقاً فَاَرْسَلَنِيْ يَوْماً لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب سے اچھا تھا۔ ایک دن آپ نے مجھے کسی کام پر بھیجا۔ میں نے سوچا

کہ میں کام پر نہ جاؤں حالانکہ میرے دل میں یہی بات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کے لئے بھیجا ہے۔ میں اسے کرنے ضرور جاؤں۔ آخر میں چلا گیا حتیٰ کہ میں بازار میں جا کر کھیلنے والے چند لڑکوں کے پاس کھڑا ہو گیا اتنے میں میں نے دیکھا کہ پیچھے سے کسی نے میری گردی پکڑی ہوئی ہے جب میں نے پیچھے کی طرف دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ اے انس کیا تم وہاں گئے ہو جہاں میں نے تم کو بھیجا تھا۔ میں نے کہا حضور میں اب جا رہا ہوں۔ حضرت انس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نو سال حضور کی خدمت میں رہا اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے میرے کسی کام پر یہ فرمایا ہو کہ تم نے اسے اس طرح کیا ہے یا کوئی کام میں نے چھوڑا ہو تو آپ نے اس کے لئے یہ فرمایا ہو تم نے اس کام کو اس طرح کیوں نہیں کیا۔ (مسلم شریف کتاب الفضائل باب حسن خلق حدیث ۵۸۹۶)

۱۳- اُم سلیم کی ایک بات پر حضور مسکرا پڑے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَراً فَكَانَ مَعَهَا فَرَاٰهَا اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنَا مِنِّيْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْتُلْ مِنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک خنجر تھا جو انہوں نے جنگ حنین کے دن اپنے پاس رکھ لیا۔ حضرت ابوطلحہ نے وہ خنجر دیکھ لیا اور اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں کیا کہ یارسول اللہ یہ اُمِ سلیم ہیں اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ خنجر کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے یہ خنجر کیوں لیا ہے۔ حضرت اُمِ سلیم نے کہا کہ

حضور میں نے یہ خنجر اس لئے لیا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو میں اس سے اس کا پیٹ چاک کردوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ہنسنے لگے۔

حضرت اُم سلیم نے کہا کہ ہمارے بعد جو طلقاء ہیں جو آپ سے شکست کھا چکے ہیں۔ ان کو قتل کر دیجئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اُم سلیم اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اس نے اچھا کیا ہے۔ (مسلم کتاب الجہاد حدیث ۴۵۶۶)

۱۴ - حضرت سعد کی بہادری پر اظہار تبسم

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ضِحْكُهٗ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَّعَهٗ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهٗ فَنَزَعَ لَهٗ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهٗ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهٖ بِالرَّجُلِ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ خندق کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تبسم ریز ہوتے ہوئے دیکھا اور آپ اتنے ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی۔ انہوں نے فرمایا۔ ایک دشمن شخص کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کی آڑ میں اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیرانداز تھے (اس لئے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا' اسے دے مارا (تیر) اس کی پیشانی پر اس طرح لگا کہ وہ اٹھا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی اور اس واقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے

دانت مبارک نظر آنے لگے حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے؟ حضرت سعد نے فرمایا کہ حضور میری بہادری پر تبسم ریز ہوئے تھے جو میں نے اس دشمن کافر کو شکست دینے میں دکھائی تھی۔ (شمائل ترمذی)

۱۵ - آخری جنتی کی بات پر حضور کا تبسم ریز ہونا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهٗ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ يَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ وہ شخص سرینوں کے بل باہر آئیگا۔ پھر اسے جنت میں داخل ہونے کے لئے کہا جائے گا اور جب وہ جنت میں داخل ہونے کے لئے جائے گا اور دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ پُر کرلی ہے تو واپس آکر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے اپنا پہلا وقت جو تو نے دنیا میں گزارا۔ یاد ہے وہ کہے گا' ہاں رب! کہا جائے گا تمنا کر (یعنی کچھ مانگ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ ملے گا جس کی تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی دیا جائے گا تو وہ عرض کرے گا (اے رب!) کیا تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ (حضرت عبداللہ

بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) اتنا ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔

(شمائل ترمذی باب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم)

١٦ - ایک اعرابی کی نازیبا خواہش پر آپ مسکرا پڑے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً قَالَ اَنَسٌ فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا اور اس وقت آپ نجران کی بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے حاشیے گہرے تھے۔ اتفاق سے ایک اعرابی ملا اور اس نے آپ کی چادر مبارک کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر دیکھا کہ اعرابی کے زور سے چادر کھینچنے کے باعث چادر کے نشان بن گئے تھے۔ پھر اس دیہاتی نے کہا کہ اے محمد اللہ کا جو مال آپ کے پاس موجود ہے۔ اس میں سے مجھے دینے کا حکم دیجئے چنانچہ آپ نے اس کی طرف توجہ دی اور مسکرا دیئے اور اسے مال عطا کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

(بخاری جلد۳ کتاب الادب حدیث ۱۰۲۲)

١٧ - ایک یہودی عالم کی بات پر مسکرانے کا واقعہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالْاَنْهٰرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ

اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور دریاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔''

(سورہ الزمر، آیت ۶۷، بخاری جلد سوم کتاب التوحید حدیث ۲۲۹۹)

١٨ - بیٹے کی باپ سے مشابہت پر آپ کی تبسم ریزی

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ اِبْنُكَ هٰذَا قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ ثَبْتِ شِبْهِيْ فِيْ اَبِيْ وَمِنْ حَلْفِ اَبِيْ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کیا تمہارا بیٹا ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہاں رب کعبہ کی قسم۔ فرمایا سچ ہے۔ عرض کی کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی فرمائی کیونکہ میں شکل وصورت میں والد ماجد سے مشابہت رکھتا تھا اور والد محترم کے قسم کھانے کے باعث۔ پھر فرمایا کہ

اس کے باوجود تم سے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ اس سے تمہارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

(۳۸:۵۳، ابوداؤد)

۱۹ - تبدیلی رائے پر تبسم

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئاً فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ اَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَداً قَالَ فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا لیکن وہاں سے کچھ چیز نہ ملی تو آپ نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ کیا ہم فتح حاصل کرنے کے بغیر ہی واپس چلے جائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح سویرے ان پر حملہ آور ہوجانا۔ صحابہ کرام نے صبح حملہ کردیا لیکن کچھ صحابہ زخمی ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کل صبح واپس لوٹ جائیں گے۔ صحابہ کرام آپ کی اس بات سے خوش ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

(مسلم کتاب الجہاد حدیث ۴۵۰۵)

۲۰ - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسانے والے صحابی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلاً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدُاللهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَاُتِيَ بِهِ يَوْماً فَاَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا اَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا چنانچہ آپ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! لعنت۔ اس پر کہ اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(بخاری جلد سوم کتاب الحدود حدیث ۱۶۸۴)

۲۱ - حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر تبسم

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُوْنَ اِلَيْهِ فِيْ وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوْا عَلَى امْرَأَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ طِيْباً بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيْباً بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَيَا فَقَالَ اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ اِنِّيْ مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِمَنْ قَرَعَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَضْرَاسُهُ وَنَوَاجِذُهُ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی یمن سے آیا اور اس نے کہا یمن کے تین آدمیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا پیش کیا جنہوں نے ایک ہی طہر میں کسی عورت سے خلوت کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو سے کہا کہ لڑکے کو راضی خوشی تیسرے آدمی کو دے دو وہ

نہ مانے پھر دوسرے دو سے کہا کہ تم دونوں لڑکے کو تیسرے کو دے دو تو وہ بھی نہ مانے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جھگڑے والے شریک ہو اور میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں اور قرعے میں جس کا قرعہ نکل آیا اسے لڑکا دے دوں گا وہ اپنے ساتھیوں کو دو تہائی دیت ادا کرے۔ پس ان تینوں کے درمیان قرعہ ڈالا گیا اور جس کا نام قرعے میں نکلا۔ لڑکا اسے دے دیا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ آپ کے دانت بھی دکھائی دیئے۔

(ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۳۹۹)

۲۲ - حضرت عائشہ کی سادگی پر تبسم کا واقعہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ خَيْبَرَ وَفِيْ سَهْوَتِهَا سَتْرٌ فَهَبَّتِ الرِّيْحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةُ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتِ لِعَائِشَةَ لُعَبٌ فَقَالَ مَاهٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَایٰ بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ عَلَيْهِ قُلْتُ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَاسَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلاً لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهٗ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس آئے تو ان کی الماری پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ اتفاق سے وہ پردہ ہوا کے جھونکے سے تھوڑا سا ایک طرف ہٹ گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گڑیاں نظر آنے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ کیا چیز ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ میری گڑیاں ہیں۔ آپ نے ان کی درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے پر کپڑے کے بنے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا ان کے درمیان کیا نظر آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ گھوڑا ہے تو حضور نے فرمایا کہ اس کے اوپر کیا ہے تو حضرت عائشہ

نے کہا کہ اس کے دو پر ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کیا گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے پروں والے تھے۔ اس بات پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک حضرت عائشہ نے دیکھ لئے۔ (ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۴۹۹)

۲۳ - حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے انداز تیمّم پر حضور مسکرا پڑے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ رُبَمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا اِذَا لَمْ اَجِدِالْمَاءَ لَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّیَ حَتّٰى اَجِدَالْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ (رَضِیَ اللهُ عَنْهُ) اَتَذْكُرُيَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ حَيْثُ كُنْتُ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعِی الْاِبِلَ فَتَعْلَمْ اَنَّا اَجْنَبْنَاقَالَ نَعَمْ فَاَمَّا اَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِی التُّرَابِ فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ اِنْ كَانَ الصَّعِيْدُ لِكَافِيْکَ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ فَقَالَ اِتَّقِ اللهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اَذْكُرْهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُوَلِّيْکَ مِنْ ذٰلِکَ مَاتَوَلَّيْتَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا امیرالمومنین کبھی کبھی وضو اور غسل کے لئے ہمیں مسلسل دو دو ماہ تک پانی نہیں ملتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک مجھے پانی نہ ملے۔ میں نماز نہ پڑھوں گا۔ حتیٰ کہ پانی مل جائے۔ حضرت عمار بن یاسر نے عرض کیا اے امیرالمومنین آپ کو یاد ہے کہ جب ہم فلاں فلاں مقام پر اونٹ چرا رہے تھے کہ ہمیں نہانے کی حاجت ہوئی۔ میں نے مٹی میں لوٹیں لگائیں۔ پھر ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (اور مٹی میں لوٹنے کے متعلق آپ سے عرض کیا) آپ نے

تبسم فرما کر فرمایا۔ مٹی تجھے کافی تھی۔ آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مار کر پھونکا پھر منہ اور ہاتھوں کے کچھ حصے پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے عمار اللہ سے ڈرو۔ (حدیث رسول کو بے کھٹکے بیان کرتا ہے۔) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیر المومنین اگر آپ پسند فرمائیں تو میں یہ حدیث بیان نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نہیں جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ (نسائی جلد اول کتاب طہارت حدیث ۳۱۹)

۲۴- نماز کے بعد لوگوں کی باتوں پر آپ کا تبسم فرمانا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مقام پر فجر کی نماز ادا فرماتے۔ سورج طلوع ہونے تک اکثر وہیں تشریف فرما رہتے جب سورج طلوع ہوجاتا تو آپ اس جگہ سے کھڑے ہوجاتے۔ بعض اوقات لوگ اسلام سے پہلے کی باتیں کرکے ہنسنے لگتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف تبسم ہی فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم)

۲۵- حضور ﷺ نے تبسم کے بعد حسب ذیل ارشاد فرمایا

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوْا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ

وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ اَنَّ تَمِيْمَانِ الدَّارِيّ كَانَ رَجُلاً نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلاً مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَاَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرَةُ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِيْ هٰذَا الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَسْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلاً فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَسَاَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرٍ وَعَنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ قَالَ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ يَمَنٍ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاهُوَ مَاهُوَ مَرَّتَيْنِ وَاَوْمَا بِيَدِهٖ مَرَّتَيْنِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز سنی کہ نماز جمع کرنے والی ہے۔ پس میں نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کی جماعت میں شامل ہوگئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ تبسم فرما رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کس لئے اکٹھے کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لئے یہاں نہیں بلایا بلکہ تمہیں یہ بتانے کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی تھے۔ انہوں نے آکر بیعت کرکے اسلام کو قبول کرلیا اور ایک

ایسی بات بتائی کہ جو ان باتوں سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتائی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھر انہیں تنگ کرتی رہیں۔ آخر ایک دن سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے۔ وہ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں موٹی دم اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا۔ لوگوں نے کہا کہ تیرا ستیاناس ہو' تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں تم ایک آدمی کے پاس اس بُت خانے میں جاؤ' کیونکہ وہ تمہاری خبر کا منتظر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اس نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ اس بت خانے میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسی مخلوق ہم نے کوئی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑ رکھا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے۔ اس نے بسیان کی کھجوروں' زغر کے چشمے اور نبی اُمی کے متعلق ان سے پوچھا اور کہا کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دو دفعہ دست اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ اسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھا ہے اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

(ابوداؤد جلد سوم کتاب الفتن جنگوں کا بیان)

۲۶ - حالت تعجب میں حضور کی مسکراہٹ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً شَتَمَ اَبَا بَکْرٍ وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَّتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَکْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ

فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ کَانَ مَعَکَ مَلَکٌ یَّرُدُّ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْهِ وَقَعَ الشَّیْطٰنُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَابَکْرٍ ثَلٰثٌ کُلُّهُنَّ حَقٌّ مَّا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَیُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّاللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّةٍ یُّرِیْدُبِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَاللّٰهُ بِهَا کَثْرَةً وَّمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ یُّرِیْدُبِهَا کَثْرَةً اِلَّا زَادَاللّٰهُ بِهَا قِلَّةً۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر کو گالی دی تو ازراہ تعجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے لیکن جب اس نے زیادہ گالیاں دیں تو انہوں نے ایک کا جواب دے دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر جا ملے اور عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! جب وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے اس کی ایک بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے؟ فرمایا کہ تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اسے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو شیطان بھی آ کودا۔ پھر فرمایا کہ اے ابوبکر! تین باتیں بالکل سچی ہیں جس بندے پر صریحاً ظلم کیا جائے اور وہ اللہ کی رضا کے لئے چشم پوشی کر جائے تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اسے معزز و منصور کرے گا جس آدمی نے بخشش کا دروازہ کھولا جس سے اس کا ارادہ صلہ رحمی کرنے کا ہے تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے مال کو اور بڑھائے گا اور جس آدمی نے سوال کا دروازہ کھولا اور ارادہ مال کو بڑھانے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں قلت پیدا کردے گا۔

(مشکوٰۃ بحوالہ مسند امام احمد)

۲۷ - عطائے کوثر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ بَیْنَ اَظْهُرِنَا اِذَا اَغْفٰی اِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مُتَبَسِّماً فَقُلْنَا مَا اَضْحَکَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفاً سُوْرَةٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ

اَلْکَوْثَرَ ہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبْتَرُ ہ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْکَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ نَھْرٌ وَعَدَنِیْہِ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ وَّھُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْہِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اٰنِیَتُہٗ عَدَدُالنُّجُوْمِ یَخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْھُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّہٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ مَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثَتْ بَعْدَکَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَ اَظْھُرِنَافِی الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَااَحْدَثَ بَعْدَکَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ کو اونگھ آ گئی۔ پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر یہ سورۃ نازل ہوئی ہے۔ بسم اللہ الرحمن، رحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر انا شانئک ھوالابتر۔ پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بہت بڑی بھلائی ہے اور وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے روز میرے امتی پانی پینے کے لئے آئیں گے' اس کے برتن ستاروں کے برابر ہیں' ایک شخص میرے حوض سے دور کردیا جائیگا میں کہوں گا اے میرے رب یہ میری امت میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ انہوں نے تمہارے بعد دین میں نیاراستہ نکال لیا تھا اور ایک روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ یہ واقعہ مسجد میں پیش آیا تھا۔

(صحیح مسلم جلد اول کاب الصلوٰۃ حدیث ۷۹۸)

۲۸ - یوم حساب بندے کی رب سے گفتگو پر سرکار تبسم ریز ہوئے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ

عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ ہنسے اور فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک مخاطبے کے باعث جو بندہ اپنے رب سے کرے گا۔ کہے گا کہ اے رب! کیا تو نے ظلم کے باوجود مجھے امان نہیں دی؟ فرمائے گا۔ کیوں نہیں۔ عرض کریگا کہ میں جائز نہیں سمجھتا مگر گواہی دینے والا مجھ سے ہو۔ فرمائے گا کہ آج تیری جان ہی تیرے اوپر گواہی کے لئے کافی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی بھی دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ پس اس کے اعضاء سے بولنے کے متعلق کہا جائے گا تو وہ اس کے اعمال بیان کریں گے۔ پھر اسے بولنے والا کردیا جائے گا تو کہے گا تمہارا خانہ خراب ہو' میں تو تمہاری طرف سے جھگڑ رہا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الزہد ودقاق حدیث ۷۳۰۸)

۲۹ - یوم حساب انسانی دلیل پر حضور مسکرا پڑے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا رَجُلٌ یُّؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً

فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَآ اَرَاهَا هَاهُنَا فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ سب کے بعد جنت میں کون شخص داخل ہوگا اور سب سے اخیر میں دوزخ سے کون نکلے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ایسا شخص ہوگا جس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا۔ ''اس شخص کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کرو اور کبیرہ گناہ ابھی اٹھا رکھو'' چنانچہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے ''تو نے فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا اور فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا وہ شخص اثبات میں جواب دے گا اور کہے گا کہ ''میں اپنے اندر ان کاموں سے انکار کی سکت نہیں پاتا'' اور وہ ابھی اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ان کا حساب نہ شروع ہوجائے۔ اس شخص سے کہا جائے گا' جا تجھے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی جاتی ہے'' وہ شخص عرض کرے گا میں نے تو اور بھی بہت سارے گناہ کیئے تھے جن کو اس وقت مجھ پر پیش نہیں کیا گیا'' حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

(صحیح مسلم جلد اوّل کتاب ایمان حدیث ۳۷۵)

۳۰ - مرض الموت میں حضور کی مسکراہٹ کا واقعہ

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جس مرض کے دوران وصال ہوا۔ ان ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کی امامت کرواتے تھے حتیٰ کہ پیر کے روز جب تمام صحابہ نماز کے لئے بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹا کر صحابہ کی طرف دیکھا۔ اس وقت آپ کا چہرہ اقدس قرآن کے ورق کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اس کے بعد ہنس پڑے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہماری طرف دیکھنا ہمارے لئے انتہائی خوشی کا باعث بنا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ نماز کے لئے تشریف لارہے ہیں تو آپ پیچھے ہٹنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے صحابہ کرام کو سمجھایا کہ تم اپنی نماز پوری کرلو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک میں واپس تشریف لے گئے اور حجرے کا پردہ نیچے کردیا گیا اور اسی روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استخلاف الامام)۔

۳۱ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا خواب سن کر آپ ہنس پڑے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِيْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا

ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا جب خواب میں شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ الٹی بات کہے تو اسے لوگوں سے بیان نہ کرے۔ (مسلم کتاب الرویاء)

۳۲ - اے ابورافع اس نے تو اچھی بات کہی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ ابورافع کی اہلیہ سلمٰی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ابورافع نے مجھے مارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے مجھے تنگ کیا ہے۔ آپ نے سلمٰی سے پوچھا کیا تو نے انہیں تنگ کیا ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تنگ نہیں کیا' یہ بے وضو ہوگئے تھے۔ پھر بھی انہوں نے نماز جاری رکھی۔ میں نے انہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ جب کسی کی ہوا خارج ہوجائے تو وہ وضو کرے تو اس پر انہوں نے مجھے مارا تو اس پر حضور مسکرائے اور فرمایا کہ اے ابورافع اس نے تجھے اچھی بات ہی کہی ہے۔ (مسند امام احمد ۲۷۲)

۳۳ - حضرت سواد بن قارب کے اشعار پر تبسم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سواد بن قارب کو دیکھا تو فرمایا۔

مَرْحَباً بِسَوادِ بْنِ قَارَب قد علمنا ماجابک. — سواد بن قارب خوش آمدید اور ہم جانتے ہیں جو کچھ تم لائے ہو۔

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کچھ اشعار کہے ہیں۔ آپ سماعت فرمائیے۔

اتانی ربی بعد لیل وھجعه — ولم یکن فیمابلوت بکاذب

(رات کو خواب میں میرے پاس میرے رب کی تشریف آوری ہوئی اور اس بارے

میں قطعاً جھوٹا نہیں ہوں)

ثلاث لیالی قوله کل لیلة — اتاک نبی من لوئی بن غالب

(تین راتوں سے اس کا یہی ارشاد ہے کہ تمہارے پاس لوئی بن غالب خاندان سے نبی کی تشریف آوری ہوچکی ہے۔)

فاشھدان اللہ لا شی غیرہ — وانک مامون علیٰ کل غائب

(میں اعلان کرتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ مخفی وغیب معاملہ کے امین ہیں)

وانک ادنیٰ المرسلین شفاعة — الیٰ اللہ یا ابن الاکرمین لاطایب

(آپ کی شفاعت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے مقبول ہے اور آپ مکرم و معزز خاندان سے ہیں۔)

فمرنا بما یاتیک یا خیرمن مشیٰ — وان کان فیماجاء شیب الذوائب

(اے زمین پر سب سے افضل ذات ہمیں اپنی تعلیمات سے آگاہ فرمائیے۔

ارشاد سننے کے بعد

فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وقال افلحت یاسواد — آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا اے سوادتم نے کامیابی حاصل کر لی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۲:۲۹)

۳۴ - ایک صحابی کے کھانے کے طریقہ پر تبسم ریزی کا واقعہ

عَنْ مُثَنَّى بْنِ عَبدِالرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَازَالَ الشَّيْطٰنُ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَاسْمُ اللهِ اسْتَقَاءَ مَافِيْ بَطْنِهٖ.

مثنیٰ بن عبدالرحمٰن خزاعی نے اپنے چچا جان حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا جب اسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر فرمایا شیطان اس کے ساتھ برابر کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس شیطان کے پیٹ میں گیا تھا اس نے قے کے ذریعے باہر نکال دیا۔ (ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۶۹)

۳۵ - ایک دیہاتی کی باتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْماً يَّحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاءُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَیْءٌ" فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحٰبُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحٰبِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی آدمی تھا۔ آپ نے فرمایا ایک جنتی اللہ تعالیٰ سے کھیتی باڑی کے بارے میں عرض کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے تیری چاہت کے مطابق نہیں مل رہا؟ عرض کرے گا ضرور مل رہا ہے لیکن میں کھیتی باڑی کرنا چاہتا ہوں۔ فرمان ہوگا تو بیج ڈال۔ اس کے بیج ڈالتے ہی فصل لہلانے لگے گی اور وہ پہاڑوں کی طرح ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم اسے حاصل کرلو کیونکہ تجھے کوئی چیز سیر نہیں کرسکتی۔ اس دیہاتی نے یہ بات سنی تو کہنے لگا۔ اللہ کی

قسم یہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا کیونکہ کسان تو وہی ہیں۔ ہم تو کسان نہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ (بخاری جلد اول کتاب الوکالہ حدیث ۲۱۸۲)

۳۶ - حضرت عدی بن حاتم کے کام پر آپ کا تبسم فرمانا

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخَذْتُ عِقَالاً اَبْيَضَ وَعِقَالاً اَسْوَدَ فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِیْ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَتَبَيَّنْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ وِسَادَكَ اِذاً لَطَوِيْلٌ عَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت ۔ ''یہاں تک کہ تمہارے لئے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے'' (۲: ۱۸۷) نازل ہوئی تو میں نے ایک سفید اور ایک سیاہ دھاگہ لیا اور انہیں اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور پھر دیکھنے لگا کہ سیاہ دھاگے سے سفید دھاگہ کس طرح ظاہر ہوتا ہے لیکن مجھے کچھ بھی نظر نہ آیا تو پھر میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ تمہارا تکیہ تو بڑا لمبا چوڑا ہے۔ سیاہ سے مراد رات کی سیاہی ہے اور سفید سے مراد دن کی سفیدی ہے۔ (ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام ۵۷۷)

۳۷ - دم کرنے کے طریقے پر آپ کا مسکرانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کچھ صحابہ سفر میں تھے ان کا گزر ایک ایسے قبیلہ عرب سے ہوا جنہوں نے ان کی میزبانی سے انکار کردیا۔ اس قبیلہ کے آدمی کو کسی شے نے ڈس دیا۔ صحابہ سے کہنے لگے تم میں کوئی دم کرنے والا ہے۔ ایک صحابی نے کہا میں دم کردیتا ہوں۔ انہوں نے فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ وہ آدمی صحت یاب ہوگیا۔ انہوں نے اس صحابی کو کچھ بکریاں دیں۔ انہوں نے لینے سے انکار کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے فاتحہ

پڑھ کر دم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا تجھے کیسے پتہ چلا یہ اس کا دم ہے۔ وہ بکریاں لے لو اور اس میں ہمارا حصہ بھی رکھو۔ (مسند احمد ۲، ۴۴)

۳۸-حضور ﷺ کے مسکرانے کی ایک دلیل

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيّاً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثاً وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثاً سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ لَهٗ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذْ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اَحَدٌ غَيْرِيْ۔

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس ایک چار پایہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھی جب اس کی پیٹھ پر سوار ہوگئے تو فرمایا ''الحمدللہ'' پھر آپ نے فرمایا ''وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔'' پھر آپ نے تین مرتبہ ''الحمدللہ'' اور تین بار ''اللہ اکبر'' پڑھا۔ پھر کہا ''(اے اللہ!) تو پاک ہے بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں'' پھر حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ مسکرائے (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیرالمومنین! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا ''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیونکر ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخش دے'' (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ (شمائل ترمذی)

۳۹- ایک صحابی کے واقعہ مزاح پر آپ کا مسکرانا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ تِجَارَةٍ اِلٰى بَصْرٰى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ وَمَعَهٗ نُعَيْمٌ وَسُوَيْبِطُ بْنُ حَرْمَلَةَ وَكَانَا شَهِدَا بَدْراً وَكَانَ نُعَيْمٌ عَلَى الزَّادِ وَكَانَ سُوَيْبِطُ رَجُلاً مِزَاحاً فَقَالَ لِنُعَيْمٍ اَطْعِمْنِيْ قَالَ حَتّٰى يَجِيْءَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ فَلَا فَلَا غِيْظَنَّكَ قَالَ فَمَرُّوْا بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبِطٌ تَشْتَرُوْنَ مِنِّيْ عَبْداً لِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اِنَّهٗ عَبْدٌ لَهٗ كَلَامٌ وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ اِنِّيْ حُرٌّ فَاِنْ كُنْتُمْ اِذَا قَالَ لَكُمْ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ تَرَكْتُمُوْهُ فَلَا تُفْسِدُوْا عَلَيَّ عَبْدِيْ قَالُوْا لَا بَلْ نَشْتَرِيْهِ مِنْكَ فَاشْتَرُوْا مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصَ ثُمَّ اَتَوْهُ فَوَضَعُوْا فِيْ عُنُقِهٖ عِمَامَةً اَوْحَبْلاً فَقَالَ نُعَيْمٌ اَنَّ هٰذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ وَاِنِّيْ حُرٌّ لَسْتُ بِعَبْدٍ فَقَالُوْا قَدْ اَخْبَرَنَا خَبَرَكَ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخْبَرُوْهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَاَتْبَعَ الْقَوْمَ وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَائِصَ وَاَخَذَ نُعَيْماً قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مِنْهُ حَوْلاً۔

حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور کے وصال سے ایک سال پہلے بصرہ تجارت کے لئے گئے اور ان کے ساتھ نعیم اور سویبط نے بھی سفر کیا اور یہ دونوں بدر میں موجود تھے۔ نعمان زاد راحلہ پر متعین تھے۔ سویبط کی طبیعت میں مزاح تھا۔ انہوں نے نعیم سے کہا مجھے کھانا کھلاؤ نعیم نے جواب دیا جب ابوبکر آجائیں گے۔ سویبط نے جواب دیا۔ تم نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ میں تمہیں پریشان

کروں گا۔ تھوڑی دیر میں ان کا گزر ایک قوم پر ہوا۔ سویبط ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ میرے پاس ایک غلام ہے کیا تم خریدنا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں سویبط کہنے لگے۔ وہ بولتا ہے اور وہ یہی کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں تم اس کی باتوں میں آ کر اسے چھوڑ نہ دینا۔ انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہم تم سے اسے خریدنا چاہتے ہیں۔ الغرض ان لوگوں نے دس اونٹوں کے عوض اس غلام کو خرید لیا۔ پھر وہ لوگ نعیم کے پاس آئے اور ان کے گلے میں رسی ڈالی۔ نعیم بولے بھائی اس نے تم سے مذاق کیا ہے۔ میں تو آزاد ہوں۔ ان لوگوں نے جواب دیا یہ تمہاری عادت ہمیں وہ پہلے ہی بتا چکا ہے۔ وہ انہیں پکڑ کر لے گئے۔ اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور انہیں اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو یہ اس قوم کے پاس گئے اور اسے ان کے اونٹ دے کر نعیم کو چھڑا لائے جب یہ لوگ مدینہ واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور تقریباً ایک سال تک لوگ اس واقعہ پر ہنستے رہے۔ (ابن ماجہ جلد دوم کتاب الادب حدیث ۱۵۱۴)

۴۰ - حضرت جریر کو دیکھ کر آپ اکثر تبسم ریز ہو جاتے

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی کسی کام سے نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔ ابن جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور دعا کی۔ اے اللہ! اس کو گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے

ہدایت یافتہ اور مہدی بنا دے۔ (مسلم حدیث ۶۲۴۲)

۴۱ - حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ تبسم ریز ہونا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَهٗ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے سوا کوئی اور سر نہ اٹھاتا۔ یہ حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور انہیں دیکھ کر تبسم ریز ہوتے۔

(ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات حدیث ۱۶۰۲)

۴۲ - بارش روکنے کی استدعا پر آپ کا تبسم ریز ہونا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ وَمَا نَرٰى مِنْ سِحَابٍ فَاسْتَسْقٰى فَنَشَاَ السَّحَابُ بَعْضُهٗ اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوْا حَتّٰى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ فَمَا زَالَتْ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيْهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِجَابَةَ دَعْوَتِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں جمعہ کے دن حاضر ہوا اس وقت آپ خطبہ دینے میں مصروف تھے۔ اس نے عرض کیا کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ہاں قحط پڑ گیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں۔ پس آپ نے آسمان کی طرف دیکھا

تو آسمان پر کوئی بادل نہ تھا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا کی تو اسی اثناء میں بادل کے ٹکڑے آسمان پر ظاہر ہوکر آپس میں ملنے لگے۔ فوراً ہی بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ مدینہ کی گلیوں میں پانی بہنے لگا اور وہ بارش متواتر آنے والے جمعہ تک ہوتی رہی۔ آخر اگلے جمعہ کے روز ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا کہ ہم تو بارش سے غرق ہونے تک پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دینے میں مصروف تھے۔ اس شخص نے کہا کہ اللہ کے حضور دعا کیجئے کہ بارش رک جائے۔ اس وقت حضور تبسم ریز ہوکر اللہ کے حضور یوں دعا گو ہوئے کہ اے اللہ اپنی رحمت کی بارش کو ہمارے ارگرد برسا اور ہمارے اوپر بارش برسنے سے روک دے۔ اسی دوران بادل چھٹنے لگے اور آسمان سے بادل دائیں بائیں ہوگئے اور مدینہ کی آبادی پر بارش ہونا بند ہوگئی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت سے دعا کو فوراً قبول فرماتا ہے۔ (بخاری جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۰۲۶)

۴۳ - ایک شخص کے روزہ کے کفارہ پر مسکرانے کا واقعہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رَجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلٰی اَهْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَیْسَ لِیْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِیَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ اَلْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پھر اس نے عرض کی کہ مجھ سے ہلاک ہونے والا کام ہوگیا ہے۔ یعنی میں رمضان مبارک میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا جاکر ایک غلام آزاد کردو۔ اس نے عرض

کی کہ مجھ میں غلام آزاد کرنے کی سکت نہیں ہے تو آپ نے فرمایا پھر تم مسلسل دو مہینے کے روزے رکھو۔ وہ کہنے لگا کہ سرکار کہ مجھ میں یہ بھی طاقت نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور جاکر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے عرض کیا کہ مجھ میں کھانا کھلانے کی بھی طاقت نہیں ہے۔ آخرکار اسی دوران آپ کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا ایک ٹوکرا آگیا تو حضور نے فرمایا اے سائل ان کھجوروں کو لے جاؤ اور انہیں غریب لوگ میں تقسیم کردو۔ وہ کہنے لگا سرکار خدا کی قسم ان دو وادیوں میں مجھ سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے۔ اس کی اس بات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہوگئے یہاں تک آپ کے سامنے کے دندان مبارک نظر آگئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جاؤ یہ کھجوروں کا ٹوکرا تم خود ہی اٹھا کر لے جاؤ اور گھر والوں کو کھلاؤ۔

(بخاری جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۰۲۱)

۴۴ - لوگوں کی چستی دیکھنے پر تبسم ریزی کا واقعہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِی الْمُصَلّٰی وَوَعَدَ النَّاسَ یَوْمًا یَخْرُجُوْنَ فِیْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِیَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ فَلَمْ یَزَلْ فِی الرَّفْعِ حَتّٰی بَدَا بَیَاضُ اِبْطَیْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَّبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَآئَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ یَدَیْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ

وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ یَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰی سَالَتِ السُّیُوْلُ فَلَمَّا رَاٰی سُرْعَتَهُمْ اِلَی الْکِنِّ ضَحِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بارش نہ ہونے کے بارے میں کہا تو آپ نے لوگوں سے کہا کہ عیدگاہ میں جمع ہو جاؤ اور وہاں منبر رکھا دو۔ ایک مقرر دن پر تمام لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا کہنا ہے کہ سورج نکلتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ گئے۔ تکبیر کہنے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے خشک سالی یعنی مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ وہ تمہاری دعا کو قبول فرمائے گا پھر آپ نے کہا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بہت ہی مہربان اور اپنے بندوں پر رحم کرنے والا اور قیامت کے دن کا مالک اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اللہ جو چاہے کرسکتا ہے اے اللہ تو اللہ ہی ہے تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ تیرے پاس ہر چیز ہے اور ہم تنگ دست ہیں ہم پر رحمت کی بارش نازل فرما اور اس بارش سے ہمیں قوت اور فائدہ دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک بلند کئے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ لوگوں کی طرف پست کر کے اپنی چادر کو الٹا دیا اور ہاتھ اٹھے ہوئے ہی لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ پھر منبر سے نیچے اتر کر دو رکعت پڑھی۔ اسی دوران آسمان پر بادل جمع ہو کر برسنے لگے حتیٰ کہ اس قدر بارش ہونے لگی کہ آپ بمشکل مسجد نبوی تک پہنچے ہی تھے کہ شہر کی نالیوں میں پانی بہنے لگا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش ہوتے وقت لوگوں کی پھرتی دیکھی تو آپ ہنس پڑے۔ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے۔ میں اس کا عاجز بندہ اور رسول ہوں۔ (ابوداؤد جلد اول نماز استسقاء حدیث ۱۱۶۰)

۴۵ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک بات پر تبسم ریزی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعاً وَاَنَا اَقُوْلُ وَرَاْسَاهُ قَالَ بَلْ اَنَا یَا عَائِشَةُ وَارَاْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّکِ لَوْمُتِّ قَبْلِیْ فَغَسَّلْتُکِ وَکَفَّنْتُکِ وَصَلَّیْتُ عَلَیْکِ وَدَفَنْتُکِ قُلْتُ لَکَاَنِّیْ بِکَ وَاللّٰهِ لَوْفَعَلْتَ ذٰلِکَ لَرَجَعْتَ اِلٰی بَیْتِیْ فَعَرَّسْتَ فِیْهِ بِبَعْضِ نِسَائِکَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں گئے اور وہاں ایک جنازہ کو دفن کر کے میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور میں نے کہا کہ ہائے سر درد تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اصل میں سر درد تو مجھے ہے۔ پھر فرمایا کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں ہے کہ تم مجھ سے پہلے دنیا سے چلی جاؤ تو میں تمہارے کفن دفن کا بندوبست کروں گا اور پھر تم پر نماز جنازہ پڑھوں گا اور پھر تمہیں دفن کروں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے ایسا کر ہی لیا تو پھر آپ میرے گھر میں اپنی دوسری بیوی کے ساتھ آرام فرما ہو جائیں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کا وہ مرض شروع ہو گیا جس میں آپ کا وصال ہوا۔ (مشکوٰۃ ۵۷۱۷ بحوالہ دارمی)

۴۶ - غزوۂ حنین کے موقع پر حضور نے تبسم فرمایا

عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلِیَّةَ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ

حُنَیْنٍ فَاطْنَبُوا السَّیْرَ حَتّٰی کَانَ عَشِیَّۃً فَجَآءَ فَارِسٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ
طَلَعْتُ عَلٰی جَبَلٍ کَذَا وَکَذَا فَاِذَا اَنَا بِھَوَازِنَ عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ بِظُعُنِھِمْ
وَنَعَمِھِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰی حُنَیْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
تِلْکَ غَنِیْمَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّحْرُسُنَا اللَّیْلَۃَ قَالَ
اَنَسُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیُّ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ارْکَبْ فَرَکِبَ فَرَسًا لَّہٗ فَقَالَ
اِسْتَقْبِلْ ھٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰی تَکُوْنَ فِیْ اَعْلَاہُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُصَلَّاہُ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ حَسَسْتُمْ
فَارِسَکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاحَسِسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ یَلْتَفِتُ اِلَی الشِّعْبِ حَتّٰی اِذَا قَضَی
الصَّلٰوۃَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَ فَارِسُکُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰی خِلَالِ الشَّجَرِ فِی
الشِّعْبِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنِّیْ انْطَلَقْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلٰی ھٰذَا الشِّعْبِ حَیْثُ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَیْنِ کِلَیْھِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا
فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَزَلْتَ اللَّیْلَۃَ لَا اِلَّا مُصَلِّیًا
اَوْقَاضِیَ حَاجَۃٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَیْکَ اَنْ لَّا
تَعْمَلَ بَعْدَھَا۔

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ حنین کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور بڑا سفر کیا کہ شام ہوگئی۔ پس ایک سوار آ کر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میں فلاں فلاں پہاڑیوں پر چڑھا تو میں نے قبیلہ ہوازن والوں کو دیکھا کہ سارا قبیلہ اپنے بال بچوں اور مویشیوں سمیت حنین میں جمع ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ آج رات ہمارا کون

پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابومرثد غنوی عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں۔ فرمایا کہ سوار ہوجاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوگئے تو فرمایا اس گھاٹی کی طرف جاؤ' یہاں تک کہ اس کی چوٹی پر پہنچ جانا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا۔ کیا اپنے سوار کو دیکھتے ہو؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھاتے ہوئے گھاٹی کی طرف دیکھ لیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا بشارت ہو کہ تمہارا سوار آگیا ہے۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے۔ پس وہ آگئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے۔ میں گیا' یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گیا' جہاں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا لیکن کوئی ایک آدمی بھی میں نے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا رات کو تم اترے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد جو عمل کرو گے' اس کا تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

(ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد باب فی فضل الحرس فی سبیل اللہ مشکوٰۃ ۵۶۷۸/۶۲)

۴۷-خواب سے بیداری پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُہٗ وَکَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ
عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَطْعَمَتْہُ وَجَعَلَتْ تَفْلِیْ رَاسَہٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
اسْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَایُضْحِکُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اُنَاسٌ

مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ ھٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّۃِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّۃِ شَکَّ اِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَدَعَالَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاسَہٗ ثُمَّ سْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقُلْتُ مَایُضْحِکُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَا قَالَ فِی الْاُوْلٰی قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِھَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَھَلَکَتْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمِ حرام بنت ملحان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ حضور کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے حضور کو کھلایا۔ (اس کے بعد حضور لیٹ گئے اور وہ حضور کے سر میں جوئیں تلاش کرنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ کچھ دیر کے بعد مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا۔ حضور کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ میری امت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش ہوئے جو تخت نشین بادشاہوں کی طرح اس سمندر کے بیچ میں سوار ہوں گے۔ اُمِ حرام نے کہا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں کردے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اقدس رکھا۔ پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ میں نے عرض کیا کس چیز نے آپ کو ہنسایا۔ یارسول اللہ؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کئے گئے۔ جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں

کردے۔ فرمایا تو پہلے والوں میں ہے۔ اُمِ حرام معاویہ بن ابوسفیان کے زمانے میں سمندر میں سوار ہوکر گئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔ (بخاری جلد دوم کتاب الجہاد باب الدعا بالجہاد للرجال والنساء حدیث ۵۷)

۴۸ - دودھ کے پیالہ کا واقعہ

عَنْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنْ کُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِکَبِدِیْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ کُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِھِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْہُ فَمَرَّ اَبُوْبَکْرٍ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ اٰیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا سَاَلْتُہٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّبِیْ عُمَرُ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ اٰیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا سَاَلْتُہٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّبِیْ اَبُوالْقٰسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَعَرَفَ مَافِیْ نَفْسِیْ وَمَا فِیْ وَجْھِیْ ثُمَّ قَالَ اَبَاھِرٍ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰی فَاتَّبَعْتُہٗ فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لِیْ فَدَخَلَ فَوَجَدَلَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا اللَّبَنُ قَالُوْا اَھْدَاہُ لَکَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَۃُ قَالَ اَبَاھِرٍ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْحَقْ اِلٰی اَھْلِ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ لِیْ قَالَ وَاَھْلُ الصُّفَّۃِ اَضْیَافُ الْاِسْلَامِ لَایَاْوُوْنَ عَلٰی اَھْلٍ وَّلَامَالٍ وَّلَا عَلٰی اَحَدٍ اِذَا اَتَتْہُ صَدَقَۃٌ بَعَثَ بِھَا اِلَیْھِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْھَا شَیْئًا وَاِذَا اَتَتْہُ ھَدِیَّۃٌ اَرْسَلَ اِلَیْھِمْ وَاَصَابَ مِنْھَا وَاَشْرَکَھُمْ فِیْھَا فَسَاءَ نِیْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ وَمَاھٰذَا اللَّبَنُ فِیْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ کُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِیْبَ مِنْ ھٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَۃً اَتَقَوّٰی بِھَا فَاِذَا جَآءَ اَمَرَنِیْ فَکُنْتُ اَنَا اُعْطِیْھِمْ وَمَا عَسٰی اَنْ یَّبْلُغَنِیْ مِنْ ھٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَطَاعَۃِ رَسُوْلِہٖ بُدٌّ فَاَتَیْتُھُمْ فَدَعَوْتُھُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَھُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَھُمْ مِنَ الْبَیْتِ قَالَ یَا اَبَاھِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خُذْ فَاَعْطِھِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِیْہِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِیْہِ الْقَدَحَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتّٰی انْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرَوِیَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَالْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَیَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا اَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَازَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰی قُلْتُ لَاوَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُلَهٗ مَسْلَكاً قَالَ فَاَرِنِیْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَسَمّٰی وشَرِبَ الْفَضْلَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں'' میں بھوک کے باعث اپنے پیٹ کے بل زمین پر لیٹ جاتا تھا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن لوگوں کے راستہ میں بیٹھا تھا جس سے وہ باہر جایا کرتے تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے متعلق پوچھا ان سے آیت پوچھنا صرف اس لئے تھا کہ مجھے کھانا کھلائیں۔ وہ آگے چلے گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میرے پاس سے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو میں نے ان سے اللہ کی کتاب کی وہی آیت پوچھی۔ میں نے صرف اس لئے پوچھی تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔ وہ بھی آگے گزر گئے اور کچھ نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے سرور کائنات ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور جس وقت دیکھا تو مسکرائے اور میرے دل کی بات جانی اور میرے چہرے کا رنگ پہچانا۔ پھر فرمایا اے اباھریرہ' میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' فرمایا: آؤ اور آپ تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ حضور داخل ہوئے اور اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دی۔ آپ داخل ہوئے تو پیالہ میں دودھ پایا فرمایا۔ یہ دودھ کہاں سے آیا۔ انہوں نے کہا یہ آپ کو فلاں شخص یا فلاں عورت نے ہدیہ بھیجا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اباہریرہ میں نے عرض کیا۔ حاضر ہوں۔ یارسول اللہ! فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی نے کہا کہ اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے۔ وہ اہل وعیال اور مال نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے تھے جب حضور کے پاس صدقہ آتا تو وہ

ان کے پاس بھیج دیتے تھے اور خود اس سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو ان کے پاس بھیجتے اور اس سے کچھ خود بھی کھا لیتے تھے اور فقراء کو اس میں شریک کر لیتے تھے۔ مجھے ان کے شریک ہونے نے غمناک کیا اور میں نے کہا اہل صفہ میں یہ دودھ کیا شے ہے؟ میں زیادہ حقدار ہوں کہ اس دودھ کو ایک ہی دفعہ پی لوں کہ اس کے ساتھ طاقت حاصل کروں جب وہ آئیں گے تو حضور مجھے حکم دیں گے تو میں ہی ان کو دودھ دوں گا اور قریب نہیں کہ اس دودھ سے کچھ مجھ تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت سے خلاصی نہ تھی۔ (یہ گفتگو ابوہریرہ نے اپنے دل میں کی تھی) میں حسب ارشاد اہل صفہ کے پاس گیا اور ان کو بلایا وہ تمام آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی اور گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اباھریرہ! میں نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! حاضر ہوں۔ فرمایا دودھ کا پیالہ پکڑو اور ان کو دو۔ میں نے پیالہ پکڑا اور ایک آدمی کو دیتا وہ پیتا یہاں تک کہ سیر ہو جاتا۔ پھر پیالہ مجھے دیتا میں وہ دوسرے آدمی کو دیتا۔ وہ پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر پیالہ مجھے دیتا یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا' حالانکہ اہل صفہ تمام سیر ہو چکے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ اپنے دست اقدس پر رکھا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے اباہر! میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حاضر ہوں فرمایا: اب صرف میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ فرمایا بیٹھو اور پیو میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا فرمایا اور پیو میں نے اور پیا۔ پس آپ ہمیشہ یہ فرماتے رہے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اس ذات الٰہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میں اس کے لئے کوئی راہ نہیں پاتا ہوں۔ فرمایا مجھے دکھاؤ۔ میں نے آپ کو پیالہ دیا۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا سارا دودھ پی لیا۔ (بخاری جلد سوم کتاب رقاق باب کیف کان عیش حدیث ۱۳۷۲)

۴۹ - ایک شخص کی عدم ضبطگی پر سرکار مسکرا پڑے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً ظَاهَرَ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حَجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ وَاَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ لَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا اور کفارہ سے قبل بیوی سے صحبت کرلی' پھر حضور کی خدمت میں آ کر ساری بات بتا دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے چاندنی رات میں اس کی ران کی چمک دیکھی تو میں اپنی نفسانی خواہش کو قابو نہ رکھ سکا اور اس سے ہم بستر ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور فرمایا جب تک کفارہ ادا نہ کردیا جائے تو اس وقت تک اس سے ہم بستر نہیں ہونا چاہئے۔ (ابن ماجہ اول کتاب الطلاق ظہار ۲۱۳۶)

۵۰ - معاملہ مومن پر تبسم

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کچھ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ تم نے مجھ سے مسکرانے کی وجہ نہیں پوچھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مسکرانے کی وجہ بیان فرما دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مومن کے معاملہ پر تعجب اور خوشی ہوئی کیونکہ اس کا ہر معاملہ سراپا خیر ہے اگر اسے وہ حاصل ہوجائے جو وہ چاہتا ہو تو وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور وہ اس کے لئے خیر ہے اور اگر وہ ملے جسے وہ ناپسند کرتا ہو اور وہ اس پر صبر کرے تو وہ اس کے لئے سراپا خیر بن جاتا ہے اور پھر فرمایا مومن کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جس کا ہر معاملہ سراپا خیر ہو۔ (داری)۔